انتقاد

ترکانِ عثمانی جلد اوّل، از ڈاکٹر محمد صابر، استاد تاریخ اسلام و زبان ترکی، کراچی یونیورسٹی، صفحات ۲۷۲، قیمت دس روپے۔

ڈاکٹر محمد صابر، استاد تاریخ اسلام و زبان ترکی، کراچی یونیورسٹی، نے ترکانِ عثمانی جلد اوّل میں امیر عثمان غازی (۱۲۹۹ء) سے سلطان یلدرم بایزید خان (۱۴۰۲ء) تک کی تاریخ اردو زبان میں لکھی ہے، یہ کتاب اپنی نوعیت کی اوّلین تالیف ہے، اس لئے کہ آج تک اردو زبان میں جتنی کتابیں آلِ عثمان ترکوں کی تاریخ میں لکھی گئی ہیں، وہ یا تو عربی کتابوں پر مبنی تھیں یا انگریزی یا فرنچ و جرمن کتابوں پر، ان زبانوں میں لکھنے والے اپنی اپنی روایات اور اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، ترکوں کی کہانی اپنی اپنی زبانی لکھتے گئے ہیں۔

ڈاکٹر صابر نے اپنی کتاب کے لئے جہاں عربی اور یورپین زبانوں کی کتابیں پڑھی ہیں، ان سے زیادہ انھوں نے خود ترکوں کی کتابوں کو اپنے لئے ماخذ بنایا ہے۔ فاضل مصنف کا دعویٰ ہے کہ مغربی مصنفین نے بیجا تنقید و غلط روی سے کام لیا ہے، اس لئے ان کی تالیفات گمراہ کن ہیں، عام طور پر جو کتابیں اس مضمون پر لکھی گئی ہیں ان میں سنین کی غلطیاں، ناموں کی غلطیاں بے شمار ہیں، اس لئے تحقیقی کاموں کے لئے ان پر بھروسہ کرنا کسی طرح مفید نہیں سمجھا جاسکتا۔ زیرِ تبصرہ کتاب کے مضامین قدیم ترکی مصنفین۔ احمدی، شکر اللہ، عاشق پاشازادہ، حسن بن محمود بیاتلی کی تصانیف سے ماخوذ ہیں۔ ان مستند کتابوں کے علاوہ "ترکی اسلامی انسائیکلوپیڈیا" سے جو حال میں مکمل شائع ہوئی ہے، بہت سے بیش بہا معلومات لئے گئے ہیں۔ تاریخی واقعات کے لئے جدید ترکی مصنفین کی تحقیقات پر اعتماد کیا گیا ہے۔ یونانی اور ارمنی تصنیفات کے ترکی ترجموں سے بھی معلومات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

چونکہ مؤلف زبان ترکی سے واقف ہیں، اور ترکی قوم کے سولھویں صدی مسیحی کے بڑے شاعر امیر علی شیر نوائی پر مقالہ لکھنے پر استنبول یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کر چکے ہیں، اس لئے یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ اس کتاب میں ترکی ناموں اور ان کے صحیح تلفظ کی صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔

موصوف کی وہ تقریریں جو کراچی یونیورسٹی میں ترکوں کو تاریخ پڑھانے کے لئے تیار کی گئی تھیں، اس کتاب میں شامل کر لی گئی ہیں۔ اس طرح یہ کتاب طلباء نیز اساتذہ کے لئے بیحد کارآمد و مفید سمجھی جائے گی۔

برصغیر ہند و پاک کو ترکوں سے ہمیشہ لگاؤ رہا ہے۔ جنگ عظیم سے پیشتر اور بعد میں بھی اس برصغیر کے مسلمانوں کو ترکوں سے ہمدردی رہی ہے۔ اور مغلوں کی برادری کے علاوہ اخوت اسلامی کا اثر جانبین پر نہایت گہرا ہے۔ ان تعلقات پر مستزاد آج حکومت پاکستان اور جمہوریۂ ترکی کے دوستانہ روابط روز افزوں ہیں۔ بنابریں ان کی تاریخ کا مطالعہ ہمارے لئے ناگزیر ہے، اور لائق مؤلف ہر طرح کی تہنیت و تحسین کے لائق ہیں کہ انھوں نے ملک کو قابل احترام ترک بھائیوں کی صحیح تاریخ سے روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور نہایت تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے۔

کتابت کی بعض غلطیاں امید ہے کہ دوسری طباعت میں دور کر دی جائیں گی۔